جمعیت حاصل ہو جس سے اُن کو اپنی فتح و غلبہ کا ظن غالب ہو اپنی ہزیمت اور کسرِ شوکت اسلام کا خوف نہ ہو اور جس حالت مین مخالفین اسلام کو غلبہ و قوت و شوکت حاصل ہو اور مسلمانون مین انکے مقابلہ کی طاقت نہ ہو۔ اس حالت مین دعوی جہاد ایک بلوے و فساد سے زیادہ وقوت نہین رکہتا۔

اس مسئلہ سے بہی بلحاظ حالتِ موجودہ اہلِ اسلام روئے زمین صاف یہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ مسلمان (امیر افغانستان ہون خواہ حضرت سلطان وغیرہ) کسی غیر اسلامی یوروپین سلطنت سے جہاد نہین کر سکتے کیونکہ مخالفین اسلام کے مقابلہ مین انکو اس قدر شوکت و جمعیت حاصل نہین ہے جس سے وہ اپنی فتح و فیروزی کی امید کر سکین۔ امیر افغانستان برٹش گورنمنٹ سے تو ہمیشہ سے وظیفہ خوار رہے ہین انسے تو وہ کیا مقابلہ کر سکین گے روس سے بہی انکو مقابلہ کی طاقت نہین ہے گو تمام خراسان کو وہ جمع کر لین۔ –

حضرت سلطان گو اس قدر شوکت و جمعیت رکہتے ہین کہ وہ فرداً فرداً ان سلطنتون سے مقابلہ کر سکین مگر یوروپین سلطنتین فرداً فرداً مقابلہ کرنے کا کسی کو موقع نہین دیتے ایک سے کوئی لڑے تو چار سلطنتین اسکی حمایت مین کہڑی ہو جاتی ہین اور اسکی مخالف کو نیست نابود کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین ہر چند بعض یوروپین سلطنتین حضرت سلطان کی دوستی و مددگاری کا بہی دم بہرتے ہین مگر وقت پر انکا دوست رہنا اور مددگار بننا ایک ایسا امر ہے جسکا حضرت سلطان کو بہی یقین نہین ہے۔

اور پچہلے مقابلہ روم و روس اور تازہ معاملہ بلگیریا مین حضرت سلطان کو اسکا امتحان بہی بخوبی ہو چکا ہے پہر کیونکر ممکن اور شرعاً جائز ہے کہ حضرت سلطان المعظم اس بے اطمینانی کے ساتہہ جہاد کا اشتہار دین یا امیر افغانستان کے اگر وہ جہاد کرنا چاہین مددگار ہوین۔

Digitized bv Khilafat Librarv Rabwah.

یہی وجہ ہے کہ پچھلی جنگ روم اور روس مین شیخ الاسلام ترکی نے جہاد کا فتوی دیا تو حضرت سلطان ان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہہ دوسرے شیخ الاسلام کو مامور فرمایا اور آجتک کبھی کسی لڑائی مین جہاد کا نام نہین لیا۔ جو لوگ ان واقعات سے واقف ہین وہ کبھی یقین نہین کر سکتے کہ اہل اسلام کی موجودہ حالت مین کوی اسلامی سلطنت یورپین سلطنتون کے مقابلہ مین جہاد کا اشتہار دے یا اس امر کو پسند کرے ہاے کوی مسائل اسلام سے ناواقف اور حالات دنیا سے بے خبر تن تنہا ایک سیر ستو باندہکر جہاد کو چل نکلے اور اسکا اشتہار دے تو اس کے فعل سے کل اہل اسلام پر الزام یا طعن قائم نہین ہوسکتا۔

(۴) شرائط مذکورہ بالا سے علاوہ شرعی جہاد کے لیے ایک بڑی شرط یہ ہے کہ جو مسلمان کسی غیر اسلامی قوم یا سلطنت کے ساتہہ جہاد کرنا چاہین وہ انکی امان و سلطنت مین نہ رہتے ہون اور انکو کسی قسم کا تحریری یا زبانی حقیقی یا حکمی عہد نہ دے چکے ہون تو اگر جہاد کرنے والے ان ہی لوگون سے جہاد کرنا چاہین جنکو عہد و امان مین وہ اوقات بسر کر رہے ہون تو ان کا جہاد بحکم نصوص قطعیہ قرآنیہ بغاوت و فساد ہے اس مسئلہ سے بلحاظ اس واقعی امر کے کہ ہندوستان کے جملہ اہل اسلام کا (روسا ہین خواہ رعایا) برٹش گورنمنٹ سے عہد ہو چکا ہے اور حکمی معاہدہ سے تو کسی سلطنت کے (روس ہو خواہ کوی اور) رعایا خالی نہین ہین صاف اور یقینی طور پر نتیجہ نکلتا ہے کہ امیر افغانستان یا حضرت سلطان شرائط مذکورہ بالا کو ثابت و متحقق پا کر یا تحقق شرائط سے پیشتر جہاد کا علم کہڑا کرین اور روس یا انگریزون سے لڑین تب بہی اہل اسلام رعایا روس یا برٹش گورنمنٹ جب تک کہ وہ دعوے اسلام مین سچے اور پیروی مسائل اسلام مین پکے تسلیم کیے جائینگے صرف اسلامی اتحاد کی نظر سے امیر یا سلطان کے ساتہہ نہون گے اور اپنی مہربان گورنمنٹ سے ہرگز مخالفت

اختیار نہ کرین گے۔

ان مسائل اور ان کے نتائج کو پڑھ کر (امید ہے) ناواقف ہمعصر غیر مسلم اہل اسلام ہند سے طعن وبدگمانی کو اٹھا لین گے۔ اور افغانی یا سلطانی اشتہارون سے وہ نتائج نہ نکالین گے جو اب نکال رہی ہین۔

ان مسائل کو ہمنے اس مضمون مین قرآن وحدیث واقوال علماء سے مدلل نہین کیا صرف صورت مسائل بیان کر کے ان سے نتائج کا استنباط کیا ہے اسکی وجہ یہہ ہے کہ ان مسائل کے دلائل کو ہم بارہا اشاعۃ السنۃ مین بیان کر چکے ہین۔ اور حال مین ہم یہہ مسائل اور انکی نظائر ایک مستقل رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" مین مفصل ومدلل کر چکے ہین جن صاحبون کی نظر سے وہ دلائل نگذرے ہون وہ رسالہ "اقتصاد فی مسائل الجہاد" کو جو بقیمت ۸ر سررشتہ اشاعۃ السنۃ لاہور سے مل سکتا ہے طلب فرماوین اور اسمین ان دلائل کو ملاحظہ فرماوین۔

اس مقام مین ہم تشویق ان ناظرین کے لیے جن کی نظر سے رسالہ **اقتصاد** نہین گذرا اُسکے مسائل کی **فہرست** قلم مین لاتے ہین۔

اس رسالہ مین پہلے ایک تمہید کے ضمن مین بیان ہوا ہے کہ جہاد دو قسم ہے (۱) ملکی جو قومی شوکت قائم کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ (۲) مذہبی جو حفاظت مذہب اور مدافعت دست اندازی غیر کے لیے ہوتا ہے۔ پہر کہا ہے کہ ان دونو قسم جہاد کے لیے ایسے شرائط مقرر ہین جن کی مخالفت وعدم رعایت سے جہاد جہاد نہین رہتا بلکہ فتنہ وفساد کہلاتا ہے پھر مذہبی جہاد کے شرائط کو بضمن مسائل ذیل بیان کیا ہے۔

مسئلہ (۱)

مذہبی جہاد اصلی مقصود خداوندی نہین بلکہ اصل مقصود عبادت ہے اور جہا

اس مقصود کا ایک ذریعہ ہے۔

مسئلہ (۲)

مذہبی جہاد سے غرض ڈیفینس ہے یعنے مسلمانون سے مخالفین کے ضرر کو روکنا نہ لوگون کو جبرًا مسلمان بنانا یا کفار کو کفر کی سزا پہچانا۔

مسئلہ (۳)

جس شہر یا ملک مین مسلمانون کو مذہبی فرائض ادا کرنے کی آزادی حاصل ہو وہ دار الحرب نہین کہلاتا بلکہ قدیم سے وہ مسلمانون کا شہر یا ملک ہو تو دار الاسلام ورنہ دار السلم والامان کہلاتا ہے اس شہر یا ملک پر کسی مسلمان کو مذہبی چڑہائی کرنا جائز نہین اور نہ اس شہر سے مسلمانون کو ہجرت کرنا واجب ہی۔ بلکہ اسلامی شہرون سے (جہان کسی مسلمان کو امن نہ ہو) ہجرت کرکے وہان آرہنا جائز بلکہ موجب ثواب ہے۔

مسئلہ (۴)

جن مخالفین اسلام سے (جو مسلمانون کو ستاوین) مذہبی لڑائی کا حکم ہے ان سے صلح کر لینی بہی جائز ہے

مسئلہ (۵)

صلح کے بعد صلح کا قائم رکہنا اور عہد کو پورا کرنا واجب ہی اور عہد شکنی غدر و حرام ہے

مسئلہ (۶)

غیر مسلم مسلمانون کے ملک پر غلبہ پاکر مسلط ہو جائین تو وہ انکے مالک ہو جاتے ہین۔

مسئلہ (۷)

غیر مذہب کے ملک مین با امن رہنا اور کسی قسم کی مخالفت کا ارادہ ظاہر نہ کرنا بہی ایک قسم کا (حکمی) عہد ہے جس کا وفا واجب ہی اور اس عہد کے بعد بہی اس ملک

کے باشندون اور متغلبون کے جان ومال سے تعرض حرام ۔

ان مسائل کے بیان نتائج کے ضمن مین یہہ بیان کیا گیا ہے کہ ملک ہندوستان کے سبھی اشخاص کا برٹش گورنمنٹ سے عہد وپیمان ہوچکا ہے اور حکمی عہد سے کوئی فرد رعایا خالی نہین ہے ۔

(۸) مسئلہ

مسلمانون کے دشمنون اور ایذا رسانون اور دار الحرب مین رہنے والون سے بھی تب ہی لڑنے کی اجازت ہے جبکہ مسلمانون مین ایسی جمعیت وشوکت ہو جس سے انکو اپنی فتح وفیروزی کا ظن غالب ہو بے سامانی اور نا امیدی یا بدگمانی کے ساتھہ جہاد جہاد نہین ہے ۔

(۹و۱۰) مسئلہ

امام کا وجود جہاد کے لیے بڑی بھاری شرط ہے ۔ اور امام موصوف باوصاف و شرائط امامت مدت سے مفقود ہے ۔ اور یہ امر بلحاظ موجودہ حالت اہل اسلام ان کے نقصان ایمان یا عصیان کا موجب نہین ہے جس کے دور کرنی کی وہ درپے ہون

یہہ اس رسالہ کے صرف مختصر مسائل ہین اور جو ان کے دلائل اور ان کے نتائج جو بہتر صفحہ مین بیان ہوے ہین وہ اس فہرست مین بیان کی گنجایش نہین رکھتی ۔

ناظرین ان دلائل ونتائج کی تفصیل اصل رسالہ مین ملاحظہ فرمائین گے تو ان سے کمال حظ اٹھائین گے ۔

ان مبصرون کی خدمت مین جن سے رسالہ جہاد پر ریویو یا اشتہار کی درخواست کی گئی ہے التماس ہے کہ اپنی ریویو یا اشتہار مین اس فہرست یا اس کے خلاصہ کو درج فرمادین ۔

اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے

مذہبی اسمار و القاب کے اختیار و انتخاب مین اصل تو یہی ہے کہ جو لقب مذہبی کوئی شخص اپنے لیے انتخاب کرے اس کی مفہوم کا مصداق د مورد بنکر دکہا دے چنانچہ ایک اسلامی حکیم کا مدعیان پیروی شریعت کے حق مین قول ہے ؎

قدم باید اندر شریعت نه دم
که اصلے ندارد دم بے قدم

جسکی تایید آیات منقولہ حاشیہ مین پائی جاتی ہے۔

مگر ہم موجودہ اہل مذاہب کے مذہبی القاب کو اس کسوٹی پر لگاتی مین تو فی صدی ایک کو بہی اس اصل اصیل کے مطابق صحیح نہین پاتے آخر ناچار ہو کر یہی کلمہ زبان پر لاتے ہین کہ ع اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوے ہی۔

ماکان ابراهيم يهوديا ولا نصرانيا۔
الی قوله ان اولی الناس بابراهيم للذين اتبعوه (آل عمران۔ ع ۷)
ليس بامانيكم ولا امانی اهل الكتاب الآية (نساء۔ ع ۱۸)
قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا۔ (الحجرات ع ۲)

دنیا مین اسوقت اہل مذاہب ذیل پائے جاتے ہین۔

ہندو۔ مسلمان۔ عیسائی وغیرہ۔ پہر مسلمانون سے شیعہ سُنی وغیرہ پہر سنیون مین سے حنفی اہلحدیث وغیرہ۔

اِن اہل مذاہب سے فی **صدی ایک** ہی ایسا نہین جو اپنے مذہبی لقب کا مصداق و مستحق تلقب ہو اور اس لقب کا مفہوم اسپر پورا پورا صادق آتا ہو۔

ہندؤن مین فی صدی ایک ہی ایسا نہ نکلے گا جو اپنے کرم دہرم کا (جسکی

مذہب ہنود مین ہدایت ہے) پابند ہوگا ایسے ہزارون بلکہ لاکھون نظر آ رہے ہین جو مسلمانون کے تہوارون اور بزرگون کو مانتے ہین - اور ان کے معابد و مزارون کو پوجتے اور ان کے (بلکہ اور اقوام کے جنکو وہ ملیچہہ سمجھتے ہین) ہاتہہ سے (دودہ گھی - مرکب ادویات وغیرہ) کھاتے پیتے ہین جو مذہب ہنود کے مخالف امر ہے -

عیسائیون مین مسلمانون کے عندیہ مین ایک ہی جو حضرت عیسی علیہ السلام کو خدا یا خدا کا بیٹا جانتا ہو عیسائی نہین ہے کیونکہ مسلمانون کی کتاب (قرآن مجید) کی شہادت کے رو سے ان کا یہ اعتقاد تعلیم مسیح کے مخالف ہے -

ماقلت لہم الا ما امرتنی بہ ان اعبدوا الله (مائدہ ع ۱۶)
لن یستنکف المسیح ان یکون عبدا لله (نساء ع ۲۴)

خود عیسائیون کے نزدیک بہت سی عیسائی گروہ ایسے ہین جو عیسائی کہلانے کے مستحق نہین اور وہ حضرت عیسی کی تعلیم (جو عیسائیت کا مفہوم ہے) کے مخالف عمل و اعتقاد رکھتے ہین -

رومن **کیتہلک** پاک لوگون کی تصویرون اور بتون کو سجدہ کرتے ہین اور اس روٹی اور شراب کی پرستش کرتے ہین جو (بزعم نصاری) عشاء ربانی مین مسیح کے بدن اور خون کا نشان ہے -

پروٹسٹنٹ ان باتون کو کفر و باطل خیال کرتے ہین اور یہہ جانتے ہین کہ یہ باتین رومن کیتہلک نے انجیل کی تعلیم مین از خود ملا دی ہین - پروٹسٹنٹ مین کئی فرقے ہین جیسے **لوتہرن - انگلش پریس بیٹیرین - کونگریگیشنل - یونی ٹیرین** - جو آپس مین کم و بیش اختلاف رکھتے ہین اور ایک دوسرے کے عمل و اعتقاد کو مسیحی تعلیم کے مخالف

جانتے ہین۔

مسلمانون کا حال ہمارے اسلامی بہائیون پر مخفی نہین ہے۔ وہ بخوبی جانتے ہین کہ بانی اسلام نے اسلام و ایمان کس عمل و اعتقاد کو ٹہرایا ہے۔ اور وہ موجودہ مسلمانون سے فی صدی کتنے اشخاص مین پایا جاتا ہے اور کفر و شرک جو اسلام و ایمان کی اضداد ہین کس عمل و اعتقاد کو قرار دیا ہے اور اس سے فی صدی کتنے مسلمان بری ہین۔

اس مقام مین ہم چند **تمثیلات** (جن سے ہمارے اسلامی بہائی خوب واقف ہین) ولیکن کم توجہ دیتا ہل ذکر کرنا مناسب سمجہتے ہین۔ ان تمثیلات مین اگر ہم مسلمانون کی گور پرستی و پیر پرستی کو ذکر کرین تو ہمارے بہائی ہم کو اولیاء اللہ کا منکر قرار دے کر کسی مکروہ لقب سے ملقب کرین گے لہذا بجائے ان کے ایسی تمثیلات کو ذکر کیا جاتا ہے۔ جنکو اسلام و اکابر اہل اسلام سے تعلق نہ ہو

ہزارون مسلمان سکان دیہات و کوہستان **کلمہ** "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پڑہنا **نہین جانتے**۔ اور ہزارون ایسے ہین جو عربی کلمہ پڑھ لیتے ہین پر وہ اس **کلمہ کے** مضمون سے آگاہ نہین۔ یہ جائے اور امور ایمان (تصدیق کتب و ملائکہ و روز جزا و قدر خیر و شر) سے جنکو کتاب و سنت نے جزء ایمان ٹہرایا ہے۔

> امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ
> والمؤمنون کل امن باللہ و ملائکتہ
> و کتبہ و رسلہ۔ (بقرہ ع ۴)
> الایمان ان تؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ
> و رسلہ والیوم الآخر والقدر خیرہ و
> شرہ۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳)

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو ارکان اسلام نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوۃ

سے ایک بہی ادا نہین کرتے اور بہت ایسے ہین جو ان ارکان کو ارکان اسلام نہین جانتے حالانکہ کتاب و سنت نے ان امور کو ارکان اسلام قرار دیا ہے۔

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الاسلام۔ ان تشهد ان لا اله الا الله و ان محمداً رسول الله وتقیم الصلوة وتوتی الزکوة وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیه سبیلا (مشکوة صفحہ ۳۰)

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو بیع شرا شادی غمی وغیرہ معاملات دنیاوی مین احکام شریعت کی پیروی نہین کرتے غیر اقوام کی رسم و رواج پر چلتے ہین۔ اور کئی مجلسون اور عدالتون مین برملا کہدیتے ہین کہ ہم کو فلان معاملہ (لین دین یا وراثت وغیرہ) مین رواج پر عمل منظور ہے شریعت کی پیروی منظور نہین ہے۔ حالانکہ اسلام جملہ امور مین شریعت کی پیروی کو واجب ٹہراتا ہے اور شریعت سے انحراف انکار کرنے کو (ایک ہی معاملہ مین کیون نہ ہو) کفر قرار دیتا ہے۔

فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فی ما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (ن ع ۹) ابغض الناس الی الله ثلثة ملحد فی الحرم ومبتغ فی الاسلام سنة الجاهلیة ومطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیهریق دمه رواه البخاری (مشکوة ص ۱۹)

لاکھون مسلمان ایسے ہین جو سنیلا ماتا پوجتے ہین تہانون درختون کی پوجا کرتے ہین بسنگر دیوتا کا برت (روزہ) رکہتے ہین۔ جوگیون برہمنون کو مانتے اور ان سے غیب کی باتین

فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غیر مشرکین به (الحج ع ۴) قال رسول الله صلعم من اتی کاهنا فصدقه

Digitized bv Khilafat Librarv Rabwah.

پوچہکر انپر یقین رکہتے ہین حالانکہ ان امور کو اسلام نے کفر قرار دیا ہے۔

بما یقول فقد بری مما انزل علی محمد رواه ابوداؤد (مشکوة ص ۳۸۵)

یہہ عام مسلمانون کا حال وچال مخالف دعوے ولقب اسلام و ایمان ہے اب ہم انکے **بعض خواص** اہلعلم بلکہ **اہل اجتہاد** کا حال اس لیے بیان کرتے ہین کہ مبادا عام مسلمانون کے فعل وقول کو ہمارے ناظرین لائق تمسک نہ سمجہین اور یہہ کہین کہ عوام جہلا کا فعل وقول کب لائق شمار ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ نکل سکے۔

مسلمانون مین بہت سے فرقے اہل علم و اجتہاد ایسے ہین جن کے عقاید فرقہ اہل سنت وجماعت کے عندیہ مین تعلیم اسلام کے مخالف ہین۔

فرقہ حروریہ (خوارج) مین سے **ازرقیہ** قائل ہین کہ ان کے سوا سبہی اسلامی فرقے کافر ہین (جن کو اہل سنت حدیث منقولہ حاشیہ کے مخالف سمجہتے ہین)۔

ثعلبیہ (قدریہ کیطرح) قائل ہین کہ خدا کی تقدیر کچہ نہین ہے (جو اہلسنت کے نزدیک آیات منقولہ ص ۳۶۱ کے مخالف ہے)

جازمیہ کا قول ہے کہ ہم نہین جانتے کہ ایمان کیا چیز ہے اور مخلوقات سبہی صاحب عذر ہین۔

فرقہ قدریہ مین سے **ثنویہ** قائل ہین کہ خالق خیر کا خدا ہے خالق شر شیطان ہے

الازرقیة قالوا لا نعلم احدا مؤمنا و کفروا اهل القبلة الا من دان بقولهم (تلبیس ابلیس للامام ابن الجوزی)

قال رسول الله صلعم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا اله الا الله الحدیث (مشکوة صفحہ ۹)

والثعلبية قالوا ان الله لم یقض ولم یقدر والجازمیة قالوا ما ندری ما الایمان والخلق کلهم معذور والثنویة وهی التی زعمت ان الخیر من الله والشر من ابلیس (تلبیس ابلیس)

والمعتزلة الذين قالوا بخلق القرآن
وجحدوا الرؤية ۔
(تلبيس ابليس)

وجوه يومئذ ناضرة الى ربها ناظرة
(القيمة ع۱)

النظامية تبعوا اكثرهم النظام في
قوله من زعم ان الله شيء فقد كفر
(تلبيس ابليس)

قل اي شيء اكبر شهادة قل الله ۔
(انعام ع۲)

قال البخاري سمى الله نفسه شيئا
(بخاری صفحہ ۱۱۰۳)

التاسعة قوله في اعجاز القرآن
انه من حيث الاخبار عن الامور الماضية
والآتية × × × × × حتى لو
خلاهم لكانوا قادرين على ان
ياتوا بسورة من مثله فصاحة
وبلاغة ونظماً (الملل والنحل للشهرستانی)

(جو اہل سنت کے نزدیک تعلیم قرآن کے خلاف ہے)
اور معتزلہ قائل ہیں کہ قرآن مجید مخلوق
ہے اور خدا کا دیدار قیامت کو نہوگا (جو اہل
سنت کے نزدیک آیۃ منقولہ ذیل کے خلاف ہے)

نظامیہ قائل ہیں کہ جو شخص خدا کو شے
کہے وہ کافر ہے (جو اہل سنت کے نزدیک
اس آیہ کے مخالف ہے جس میں خدا نے
اپنے آپ کو خود شے کہا ہے)

فرقہ نظامیہ کے رئیس نظام سے بسند
کتاب الملل والنحل عبدالکریم شہر
ستانی ان میں بہت سی ایسی باتیں منقول
ہیں جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک
عقاید اسلامیہ وتعلیمات قرآنیہ کے
مخالف ہیں۔ ازانجملہ یہ کہ قرآن مجید
بلاغت وفصاحت میں معجز
نہیں ہے۔ گو اخبار غیب
بتانے کی نظر سے معجز
ہے۔

اور فرقہ جہمیہ سے **زنادقہ** قائل ہیں کوئی شخص وجود خدا کو ثابت نہیں
کرسکتا۔ کیونکہ خدا حواس میں نہیں
آتا۔

الزنادقة قالوا ليس لاحد ان يثبت
لنفسه ربا لان الاثبات لا يكون الا

اور **حرقیہ** قائل ہین کہ کافر کو دوزخ مین ایک ہی دفعہ عذاب ہوگا جب وہ جل چکے گا تو پھر وہ آگ کا دکھ نہ پائیگا (جو آیت منقولہ حاشیہ کے مخالف ہے)۔

اور **فانیہ** قائل ہین کہ دوزخ بہشت آخر فنا ہون گے۔ اور بعض قائل ہین کہ وہ ہنوز مخلوق ہی نہین۔

الا بعد ادراك الحواس۔
الحرقية زعموا ان الكافر تحرقه النار مرة واحدة ثم يبقى محترقا ابدا لا يجد حر النار (تلبيس ابليس)
كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب (نساء ع ۶)
الفانية زعمت ان الجنة والنار يفنيان ومنهم من قال لم يخلقا
(تلبيس ابليس)

فرقہ مرجیہ سے **تارکیہ** قائل ہین کہ بجز ایمان مخلوق پر خدا کا کوئی فرض یا حکم نہین ہے جو شخص خدا کو مان لے وہ جو چاہے سو کرے

اور **مشبہ** قائل ہین کہ خدا کی آنکھ ایسی ہے جیسے ہماری۔ اور اسکا ہاتھ ایسا ہے جیسا ہمارا ہاتھ۔

التاركية قالوا ليس على خلقه فريضة سوى الايمان فمن امن به وعرفه فليفعل ماشاء۔
المشبهة يقولون بصره كبصري ويده كيدي (تلبيس ابليس)

فرقہ رافضہ سے **اسحاقیہ** قائل ہین کہ نبوت کا سلسلہ قیامت تک رہیگا جس نے اہل بیت کا علم سیکھ لیا وہ نبی ہے۔

نادوسیہ کا اعتقاد ہے جو حضرت علی کو تمام امت سے افضل نہ کہے وہ کافر ہے۔

الاسحاقية قالوا النبوة متصلة الى يوم القيامة وكل من يعلم علم اهل البيت فهو نبي۔ النادوسية قالوا علي افضل الامة فمن فضل غيره فقد كفر۔ (تلبيس ابليس)

التناسخية قالوا الارواح تتناسخ فمن كان محسنا خرجت روحه فدخلت فی خلق سعيد فی عيشه ومن كان مسيئا دخلت روحه فی خلق شقی بئيس

تناسخیہ قائل ہین کہ ارواح مین تناسخ ہوتا ہے نیک شخص کی روح نکلتی ہے تو کسی خوش عیش کے قالب مین جاتی ہے بدشخص کی روح بد حال کے قالب مین۔

الرجعية زعموا ان عليا واصحابه يرجعون الى الدنيا وينتقمون من اعدائهم (تلبيس ابليس)

اور رجعیہ قائل ہین کہ حضرت علی اور انکے ساتھ والے پھر دنیا مین آوین گے اور اپنے اعداء سے بدلہ لین گے

اور فرقہ جبریہ سے **کسبیہ** کہتے ہین کہ بندہ نہ ثواب کماتا ہے نہ عذاب وہ محض مجبور ہے۔

الكسبية قالوا لا يكسب العبد ثوابا ولا عقابا۔ المحبية قالوا من شرب كاس محبة الله سقطت عنه عبادة الاركان (تلبيس ابليس)

اور حبیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ جسنے خدا کی محبت کا جام پیا اسکو نماز روزہ وغیرہ معاف ہوا۔

اسی قسم کے ان فرقون اور ان سے بہتیون کے اعتقادات و مقالات اور ہین جو اہل سنت وجماعت کے نزدیک اسلام کے مخالف ہین

اکثر موجودہ **سنیون** اور ان ہین سے **حنفیون** کا وہی حال ہے جو عام مسلمانون کا حال بیان ہوا ہے جو کفریات و شرکیات پہلے بیان ہو چکی ہین ان کے مرتکب اکثر یہی لوگ ہین جو اہلسنت وجماعت اور حنفی المذہب کہلاتے ہین۔ مسلمانان ہندوستان سے اکثر یہی لوگ ہین جو امور ایمان سے بے خبر ہین۔ یہی احکام شریعت کے پابند نہین ہین۔ یہی سیتلا ماتا پوجتے ہین تھانون استھانون کی منتین مانتے ہین وعلی ہذا القیاس وبا اینہمہ پھر مذہب پوچھو تو کہتے ہم اہل

اہل سنت جماعت اور حنفی المذہب مین ۔

ان کے اس حال وقال کی کیا اچھی یہہ حکایت ہے ۔ ؎

یون تو ہے انکو دین کا اقرار کام دیکھو تو ساری شیطانی
شاہ جیلان کے فعل سے بیزار نام کیا ہے غلام جیلانی*

درخصوص کے حنفیون کے حنفی کہلانیکا یہہ حال ہے کہ حنفیون مین سے فی ہزار ایک بھی ایسا نہین ہے جو حنفی کہلانے کا مستحق اور اس نام کا مصداق ہو۔ اس کی وجہ علاوہ ان وجوہات کے جو اکثر مسلمانون یا سنیون یا حنفیون کے مسلمان یا سُنی یا حنفی نہ ہونے کے لیے بیان ہوئی ہین ایک یہہ بھی ہے کہ حنفی درحقیقت وہ شخص ہے جو حنفی مذہب کے اصول سے واقف ہو اور امام مذہب کے فروع سے ماہر۔ اپنے امام یا ان کے پیرو ان کی کتب مین نظر رکھتا ہو اور ان کے اقوال پر استدلال قائم کرنے کی اسکو طاقت ہو۔ لہذا عوام کا حنفی یا شافعی کہلانا جو نہ اصول سے واقف ہین اور نہ فروع مین نظر رکھتے ہین نہ دلیل کو جانتے ہین نہ استدلال کو پہچانتے ہین حقیقت مین صحیح و راست نہین ہے اور یہہ ایسا ہے کہ کوئی جاہل و امی ہوکر صرفی یا نحوی یا حکیم کہلاوے ۔

یہ بات صرف ہم نے از خود نہین نکالی ہم سے پہلے محقق حنفیہ نے اپنے کتب اصول مین لکھہ رکھی ہے ۔

سید بادشاہ اور ابن امیر الحاج نے شروح تحریر ابن الہمام مین بل قیل لا یصح للعامی مذہب لان المذہب کہا ہے کہ بعض علما نے کہا ہے کہ عامی

---

* ہندوستان مین اکثر لوگ جو غلام جیلانی کہلاتے ہین وہ اپنے عمل و اعتقاد کا حضرت شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین و فتوح الغیب کی تعلیمات عقائد و اعمال صالحہ سے مقابلہ کرین تو یقیناً جان لین کہ ان کا غلام جیلانی کہلانا بجز اس بات کے جو مشہور کہی ہے کہ اکثر اسما و القاب کی بنا صرف دعوے پر ہے اصلا صحیح نہین ہو سکتا۔

> لایکون الّا لمن له نوع نظر و بصیرة بالمذهب و من قرء کتابا فی فروع المذهب و عرف فتاوی امامه و اقواله و اما من لم یتاهل لذلک بل قال انا حنفی او شافعی لم یصر من اهل ذلک المذهب بمجرد هذا کما لو قال انا فقیه و نحوی لم یصر فقیها و نحویا ۔
> (مختصر شرح تحریر [illegible] لسید بادشاه)

کا کوئی مذہب ہی نہین ہوتا مذہب تو اس شخص کا ہوسکتا ہے جسکو مذہب مین خود نظر اور اس کی پہچان ہو یا اس نے مذہب امام کے کتب فروعات کو پڑھا ہو اور امام کے فتوی اور اقوال کو وہ جانتا ہو پھر جو یہ لیاقت نہ رکھے اور کہدے کہ مین حنفی یا شافعی ہون وہ حنفی یا شافعی نہین ہوجاتا جیسے کوئی جاہل یہ کہدینے سے کہ مین مجتہد ہون یا نحوی ہون مجتہد یا نحوی نہین بنجاتا" ۔

> قلت و ایضا قالوا العامی لا مذهب له بل مذهبه مذهب مفتیه و علله فی شرح التحریر بان المذهب انما یکون لمن له نوع نظر و استدلال و بصر بالمذهب و اما غیره ممن قال انا حنفی او شافعی لم یصر کذلک بمجرد القول کقوله انا فقیه او نحوی (رد المحتار حاشیه در مختار)

اس عبارت کو شیخ محمد امین **شامی** نے اپنی کتاب **رد المحتار** حاشیہ در مختار مین نقل کیا ہے ۔ اور اس سے یہ ثابت کیا ہے کہ عامی (جاہل) کا اپنا کوئی مذہب نہین ہے اسکا مذہب وہی ہے جو اس کے مفتی (جو اسکو مسئلہ بتاوے) کا مذہب ہے ۔

> بل لا یصح للعامی مذهب و لو تمذهب به لان المذهب انما یکون لمن له نوع نظر و استدلال و معرفة باقوال امامه و احکامه و اما من لم یتاهل لذلک و قال انا حنفی او شافعی کان

ایسا ہی **فاضل حبیب اللہ** قندہاری نے کتاب **مغتنم الحصول** مین لکھا ہے اور اسپر یہ زیادہ کیا ہے کہ عامی کوئی مذہب اختیار بھی کرے تو وہ درحقیقت اسکا مذہب نہین ہوجاتا ۔ اور

لغو اکقوله انا فقیه او نحوی (معتنم الحصول اور اسکا حنفی یا شافعی کہلانا ایک لغو امر ہے۔

جب ان سب اہل **مذاہب کا** یہ حال ہے اور ان مین سے اکثر اس لقب و نام کے جس کو وہ اپنے حق مین استعمال کرتے ہین مستحق و مصداق نہین ہین۔ و مع ہذا ان لوگون کو انہی القاب سے ملقب و مخاطب کیا جاتا ہے تو اس سے صاف اور قطعی طور پر وہ بات ثابت ہوتی ہے جو ہم نے کہی ہے کہ "اکثر مذہبی القاب کی بنا صرف دعوی پر ہے"۔

ہماری **اسبات** کو ہمارے ناظرین **مان لین گے** (اور امید ہے کہ وہ بزور دلائل مذکورہ بالا اس کو ضرور مانین گے) تو بڑے ادب و عجز کے ساتھ ان کی خدمت مین ہم اس **سوال** کرنے کی اجازت چاہین گے (جو اس مضمون کی تحریر سے اصل مقصود ہے) کہ اسی **عام** اصول کے موافق اس زمانہ کے بیچارہ **عاملین بالحدیث** نے (جو کسی مذہب خاص حنفی یا شافعی کے مقلد نہین اور بلا واسطہ ان مذاہب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر عمل کرتے ہین اور اور اسباب مین وہ اہلحدیث سلف کی روش پر ہین) **اہلحدیث کہلایا** اور اپنے آپ کو بلحاظ مذہب (نہ بلحاظ علم) حدیث کیطرف منسوب کیا تو کیا **غضب** ڈہایا اور کیا اندہیر مچا دیا جسپر اسوقت کے ایک دو ہمعصر انسے آشفتہ خاطر ہین اور انکو اس نام و لقب کا مستحق نہین سمجہتے۔

ان کی خدمت مین باادب یہ بہی **سوال ہے** کہ یہ لوگ اہلحدیث کہلانے کے مستحق نہین تو کیا آپ حنفی کہلانے کے یا آپ کے وہ عینی اخوان جنکے افعال و شعار شمار مین آئے ہین مسلمان سنی حنفی کہلانے کا استحقاق رکہتے ہین؟۔

وہ حضرات اپنے آپ کو حنفی اور اپنے ان اخوان کو مسلمان یا سنی حنفی کہلانے کے

مستحق سمجھین تو براہ مہربانی اپنا حنفی ہونا اس کسوٹی پر جسکا ذکر شروح تحریر و رد المحتار وغیرہ مین ہوا ہے) لگاکر ثابت کرین۔ اور ہم کو اجازت دین کہ ہم چند سوالات اصول و فروع مذہب حنفی بغرض جواب ان کے خدمت مین ارسال کرین اور وہ ان کے جوابات ایک ہی مجلس مین بلا استعانت علماء مذہب ہمارے وکیل و انسپکٹر کے سامنے لکھکر اس کے حوالہ کرین۔ اور اپنے عینی بھائیون کا مسلمان سنی حنفی ہونا ان کے اعمال کی تصحیح و شریعت اسلامیہ کے ساتھہ ان کی تطبیق و توفیق سے ثابت کردین۔ اس صورت مین ہم ان کے استحقاق تلقب بحنفیت و سنیت و اسلام کو مان لین گے اور اپنے گروہ کو اہلحدیث کہلانے سے بند کردین گے۔

ہمارے دوست یہ بھی ہمکو وصیت **فرماتے** ہین کہ تم اہلحدیث نہ کہلاؤ "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" یا "مقلدین المحدیث" کہلاؤ۔

ان القاب مین سے آخری لقب مین تو ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۹ جلد ۹ مین بصفحہ ۲۱۵ وغیرہ یہ **تفصیل** کرچکے ہین کہ تنقید و تصحیح احادیث مین ہم سب ائمہ المحدیث کے مقلد ہین نہ مضمون احادیث کے ساتھہ استدلال و تمسک مین اس گروہ کے اہل علم کسی کے مقلد نہین۔

باقی ماندہ دو لقبون سے ہم ہر ایک **لقب** کو اپنے گروہ کے لیے **اختیار** اور استعمال لقب **اہلحدیث** کو بپاس خاطر آپ جیسے احباب کی ترک کرسکتے ہین **بشرطیکہ** آپ ہمکو خوشنودی مزاج کا سرٹیفکٹ (سند) دین اور آیندہ اس گروہ کو بجز لقب "عاملین بالحدیث" یا "اصحاب الحدیث" کسی مکروہ لقب سے ملقب نفرماوین اور اپنے ان عینی بھائیون کو جو ہنوز اس تنابز بالالقاب سے باز نہین آئے نیز منع کردین۔

یہہ **سوالات و معروضات** بسبیل تنزل اور آپ کے اس دعوے کو کہ "لقب اہل حدیث ان ہی ائمہ سلف سے مخصوص ہے جو کتب احادیث کے مصنف اور احادیث کے جامع اور ناقد و مصحح تھے" تسلیم کرنے کی صورت مین ہین ۔

اور اگر ہم آپ کے اس دعوی خصوصیت کو نہ مانین تو بلا تاویل و تکلف **حقیقۃ** (نہ حکماً و تبعاً) **اہلحدیث** کہلا سکتے اور یہہ کہہ سکتے ہین کہ لقب "اہلحدیث" مین لفظ "اہل" بمعنے صاحب و متعلق ہے ۔ اور لفظ "حدیث" کے دو معنی ہین ایک علم حدیث جسکی پیسٹھہ شاخین اور فنون ہین اور اس مین اتصال و انقطاع سند و صحت و ضعف سے بحث ہوتی ہے **دوسری** مصداق حدیث جو مضمون حدیث قول یا فعل یا تقریر نبوی وغیرہ سے عبارت ہے ۔ لہذا جب یہ لفظ "اہل" لفظ "حدیث" بمعنے اول کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہہ ایک **علمی ٹیٹل (خطاب)** سمجہا جاتا ہے اور اس سے وہی لوگ مراد ہوتے ہین جو علم حدیث کے بانی و مقنن و ماہر ہین ۔ اور جب یہ لفظ "حدیث" بمعنے ثانی کیطرف منسوب ہوتا ہے تو یہ ایک مذہبی خطاب سمجہا جاتا ہے (جیسے اہل ایمان و اہل اسلام) اور اس معنے کر جہلا پر (جو علما سے سُنی سنائی حدیث کے مضمون پر عمل کرتے ہین اور کسیکی تقلید نہین کرتے) بہی اسکا اطلاق و استعمال ہوتا ہے ۔

ہماری یہہ بات کوئی تاویل و تکلف نہین بلکہ حق صریح ہے جسپر نفس الامر اور واقع کی شہادت پائی جاتی ہے ۔

واقعی زمانہ قدیم سے دو قسم کے اہل حدیث چلے آئے ہین خواص ائمہ و علماء حدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے اول ہوا ہے ۔ اور عوام عاملین با لحدیث جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنے ثانی ہوا ہے ۔

شیخ ابوبکر جوزجانی حنفی کے زمانہ مین وہ **شخص*** جس نے حنفی مذہب چھوڑ کر مذہب **اہلحدیث** اختیار کر لیا اور **اصحاب الحدیث** کہلایا تھا کوئی عامی و اُمّی ہی تھا۔ وہ عالم ہوتا تو صرف نکاح کی خاطر بحث و دلائل کے بغیر اپنا مذہب نہ چھوڑتا۔ **وہ شخص** جس نے اپنی بیٹی کے نکاح کی طمع دیکر اس کا مذہب چھوڑایا اور اپنے مذہب مین اسکو داخل کیا تھا نیز عامی معلوم ہوتا ہے۔ عالم ہوتا تو بزور دلائل اس کو اہل حدیث بناتا صرف نکاح دختر کی طمع دے کر اسکا مذہب جسکو وہ حق اور دین سمجھتا تھا ہرگز نہ چھڑاتا در المختار‡ مین ہی اصحاب الحدیث انلوگونکو کہا ہے جو حدیث کے پیرو و عامل ہون [illegible]

صرف یہی ایک بات ہے جس سے **عوام حنفیہ** (جو اصول و فروع مذہب حنفی سے واقف نہین) حقیقۃً **حنفی کہلا سکتے** اور وہ کہہ سکتے ہین کہ لقب حنفی کے دو معنے ہین ایک یہہ کہ وہ مذہب حنفی کے اصول و فروع سے واقف ہو اور تحقیق مسائل و استدلال پر قادر ہو اس معنے کر یہہ لفظ علمی لقب ہے جو ائمہ علماء و فقہاء مذہب حنفی کے حق مین استعمال کیا جاتا ہے۔ **دوسرے** یہ کہ وہ مسائل مذہب حنفی کا (جو اس نے علماء وقت سے سنے ہین) پیرو ہو۔ اس معنے کر یہ ایک لفظ مذہبی خطاب ہے اور اسکا اطلاق عوام جہلا پر ہی ہو سکتا ہے۔

اور نفس الامر مین بھی یہی بات ہے زمانہ قدیم سے دونو قسم کے حنفی چلے آئے ہین خواص علماء جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنی اول ہوا ہے اور عوام جن پر اس لفظ کا اطلاق بمعنی ثانی ہوا ہے۔

پھر اس محاورہ مین ہمارے بعض ہمعصرون کا **نزاع** کرنا و بنا علیہ اہلحدیث زمانہ

---

* انکا قصہ اشاعۃ السنہ نمبر ۴ جلد ۹ مین بصفحہ ۱۲۱ اور نمبر ۳ جلد ۷ مین بصفحہ ۷۰ منقول ہوا ہے۔

‡ در مختار مطبوعہ سنہ ۱۲[illegible]ھ مطبع احمدی دہلی کے کتاب الوقف مین بصفحہ ۱۰۴ کہا ہے وقف علی اصحاب الحدیث لا یدخل فیہ الشافعی اذا لم یکن فی طلب الحدیث و یدخل الحنفی کان فی طلبہ اولا (بزازیہ) جسکا خلاصہ ترجمہ دیے ہے

حم
جو ہمنے بیان کیا ہے بعض اشاعۃ السنہ کی نکتہ چینیون نے اس وقف کو وقف سمجھا اور اسکا ترجمہ یہ کیا ہے۔ وقف ہو تو اصحاب الحدیث پر جو کسی حدیث کو صحیح نہین کر سکتا۔ پھر انکا اس علم و فہم کے ساتھ اشاعۃ السنہ کی نکتہ چینی کے درپے ہونا بڑی شرم کی بات ہے زیادہ ہم کیا کہین تہذیب مانع ہے وہ حسب لفظ وقف کو سمجھ بنا دین تو ہم بھی جانین نیز اسکی تصحیح نہ کر سکین تو ہمکو صرف یہی عنایت کرین کہ آیندہ اس فہم و علم کی ساتھہ ہمارے خطاب سے شرم اختیار کرین ایڈیٹر ترجمان ناگپور نے اس غلطی کا تعاقب کیا تو بطور تنزل اسکو تسلیم کرکے اسکے متعلق کچھ کہا ہے ہمارے نزدیک ترجمان کا یہ تنزل بیموقع ہوا آیندہ وہ مباحث و تنزل کو ترک کرین اور اس غلطی کی اچھی طرح خبر لین۔ اور مثل دروغ گو تا بخانہ باید رسانید پر عمل کرین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah.